بدنظری و عشقِ مجازی
کی تباہ کاریاں اور اُن کا علاج



شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ : گلشن اقبال کراچی

بد نظری و عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں اور اس کا عِلاج

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت و ارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے
بہ اُمیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو مَیں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

کتاب کا نام : بد نظری و عشق مجازی کی تباہ کاریاں اور اس کا علاج

تالیف :عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ اشاعت : ۲؍ شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۱؍ مئی ۲۰۱۵ء بروز جمعرات

زیرِ اہتمام :شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس:11182 رابطہ:+92.21.34972080، +92.316.7771051

ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک نمبر ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل

(نبیرہ و خلیفہ مجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ)

ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتا ہے کہ اِس زمانہ میں اہل تقویٰ اور اہل دین اور اہل صلاح اور جملہ سالکین طریق کے لیے تباہی کا سامان فتنۃُ النساء سے زیادہ فتنۃُ الامارد ہے اور چوں کہ فتنۂ امارد میں ظاہری موانع کم ہیں، اس لیے نفس کو شیطان جلد اس فتنہ میں مبتلا کردیتا ہے اور نامحرم عورتوں میں اکثر بدنگاہی تک کا مجرم بناتا ہے اور حکیم الامت، مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

ارشادِ حکیم الامّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

۱) غیر محرم عورت یا مرد (خوبصورت نوجوان) سے کسی قسم کا علاقہ (تعلق) رکھنا خواہ اس کو دیکھنا یا اس سے دل خوش کرنے کے لیے اس سے باتیں کرنا یا تنہائی میں اس کے پاس بیٹھنا یا اس کے دل کو خوش کرنے کے لیے اپنے لباس کو سنوارنا اور کلام کو نرم کرنا۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اس تعلق سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور جو مصائب پیش آتے ہیں ان کو میں تحریر کے دائرہ میں نہیں لا سکتا۔

۲) عشق مجازی عذابِ الٰہی ہے جس طرح دوزخ میں موت اور زندگی کے درمیان انسان پریشان ہوگا لَا یَمُوۡتُ فِیۡھَا وَ لَا یَحۡیٰی[1] اسی طرح بد نظری کے بعد انسان عشق مجازی میں مبتلا ہو کر تڑپتا رہتا ہے، سکون کی نیند سے بھی محروم ہو جاتا ہے، دنیا اور دین دونوں تباہ ہوں گے اور آخر کار پاگل خانہ میں داخلہ ہوگا۔ پاگل خانہ میں آج کل نوّے (۹۰) فیصد عشق مجازی کے مریض ہیں جو وی سی آر، سینما، ٹی وی، ناول پڑھ کر پاگل ہوئے ہیں۔

۳) بد نظری کے بعد عشق مجازی میں مبتلا ہو کر اگر گناہ کی نوبت آئی تو فاعل اور مفعول دونوں ہمیشہ کے لیے ذلیل ہو جاتے ہیں (ایک دوسرے سے نظر کبھی نہ ملا سکیں گے) اور جس طرح شفیق باپ چاہتا ہے کہ میرے بیٹے عزت سے رہیں کسی بد فعلی میں ذلیل نہ

---

[1] الاعلیٰ:۱۳

ہوں تو اللہ تعالیٰ کی رحمتِ غیر محدود بھی یہی چاہتی ہے کہ میرے بندے کسی ذلیل فعل سے حقیر اور رسوا نہ ہوں اور تقویٰ کے ساتھ رہ کر باعزت زندگی گزاریں اور حلال پر اکتفا کریں اور حرام سے صبر کریں اور جب اہل دُنیا، دنیا کی لذّتوں سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں تو میرے خاص بندے میری عبادت اور میرے ذِکر کی لذّت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں اور یہ ٹھنڈک دائمہ ہے، دنیا والوں کی ٹھنڈک ہزاروں بلاؤں سے گھری ہوئی اور فانی ہے۔

احقر کے دو شعر ہیں ؎

دُشمنوں کو عیشِ آب و گِل دیا
دوستوں کو اپنا دردِ دل دیا

ان کو ساحل پر بھی طغیانی ملی
مجھ کو طوفانوں میں بھی ساحل دیا

اِسی لیے خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

ڈال کر ان پر نگاہِ شوق کو
جان آفت میں نہ ڈالی جائے گی

حسنِ فانی پر اگر تو جائے گا
یہ منقش سانپ ہے ڈس کھائے گا

مولانا اسعد اللہ صاحب محدث مظاہر العلوم سہارن پور خلیفہ حضرت حکیم الامّت مجدد الملّت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

عشقِ بتاں میں اسعد کرتے ہو فکر راحت
دوزخ میں ڈھونڈھتے ہو جنت کی خواب گاہیں

حسن فانی پر حضرت مرشد مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے خانقاہ گلشن اقبال میں یہ شعر سنایا تھا ؎

دورِ نشاط چل بسا گردشِ جام ہو چکی
ساقیا گلعذار کی ترکی تمام ہو چکی

احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتا ہے کہ بد نظری کرنے والے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا ہے **لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ**[۲] اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بد نظری کرنے والے پر اور جو بد نظری کی دعوت دے یعنی بے پردہ پھرے اس پر بھی۔ اولیاء کی بد دعا سے ڈرنے والے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا سے ڈریں، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔

چند دن کا حسن جادو کی طرح پاگل کرتا ہے پھر کچھ ہی دن میں چہرے کا جغرافیہ بدل جاتا ہے اور بڑھاپے میں تو نقشہ ہی عجیب ہوتا ہے۔ احقر کا اسی فناء حسن پر یہ شعر ہے ؎

اِدھر جغرافیہ بدلا اُدھر تاریخ بھی بدلی
نہ اُن کی ہسٹری باقی نہ میری مسٹری باقی

ایک پرانا شعر یاد آیا ؎

کسی خاکی پہ مت کر خاک اپنی زندگانی کو
جوانی کر فدا اس پر کہ جس نے دی جوانی کو

اس خطرناک مرض سے کتنے جوانوں کی زندگی تباہ ہوگئی۔ احقر کے اشعار ؎

سنبھل کر رکھ قدم اے دل! بہارِ حسنِ فانی میں
ہزاروں کشتیوں کا خون ہے بحرِ جوانی میں

وہ جوانانِ چمن اور ان کا ظالم بانکپن
دیکھتے ہی دیکھتے سب ہوگئے دشت و دمن

بد نظری کے بارے میں جو آیت نازل ہوئی کہ **اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ**[۳] اور اللہ تعالیٰ تمہاری بد نگاہیوں کے تمام مصنوعات سے باخبر ہے۔ احقر کا شعر ؎

۲؎ کنز العمال: ۷/۳۳۸ (۱۹۱۶۲) فصل فی احکام الصلٰوۃ الخارجۃ، مؤسسۃ الرسالۃ

۳؎ النور: ۳۰

جو کرتا ہے تو چھپ کے اہلِ جہاں سے
کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے

حق تعالیٰ نے بد نگاہی کے فعل اور عمل کو صنعت سے کیوں تعبیر فرمایا۔ اس میں کیا حکمت ہے؟ بات یہ ہے کہ بد نگاہی کرنے والا دل میں اس معشوق کے لیے اپنی مختلف تمنّاؤں کی فیچر (تصویر) بناتا ہے۔ خیالی پلاؤ میں کبھی بوسہ لیتا ہے، کبھی سینے سے لگاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس وجہ سے مختلف صنعتوں سے باخبر ہونے کو حق تعالیٰ نے اس آیت میں ذِکر فرمایا ہے، چناں چہ علامہ آلوسی سید محمود بغدادی (مفتی بغداد) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر روح المعانی میں اس کی تفسیر چار عنوانات سے ارقام فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ

۱۔ بِاِجَالَۃِ النَّظَرِ: تمہارا نظر گھما گھما کر بد نگاہی کرنے سے اللہ تعالیٰ باخبر ہیں۔

۲۔ بِاسْتِعْمَالِ سَائِرِ الْحَوَاسِ: بد نگاہی کرنے والا تمام حواس خمسہ سے حرام لذّت لینے کی کوشش شروع کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ہر حرکت سے باخبر ہے، یعنی دیکھنے (باصرہ)، سننے (سامعہ)، چکھنے (ذائقہ)، چھونے (لامسہ)، سونگھنے (شامہ) ہر قوّت کے استعمال کو خدا دیکھ رہا ہے۔

۳۔ بِتَحْرِیْكِ الْجَوَارِحِ: اوراللہ تعالیٰ بد نظری کرنے والے کے تمام اعضاء کی حرکات سے باخبر ہے، یعنی محبوب مجازی کو حاصل کرنے کے لیے یہ ہاتھ پاؤں اور جملہ اعضاء جس طرح استعمال کرتا ہے، سب خدا دیکھ رہا ہے اور باخبر ہے۔

۴۔ بِمَا یَقْصُدُوْنَ بِذَالِكَ[۴]: اور بد نگاہی کرنے والے کا اس بد نگاہی سے جو آخری مقصد ہے یعنی بد فعلی اس سے بھی اللہ باخبر ہے، اس جملہ خبریہ میں جملہ انشائیہ پوشیدہ ہے یعنی سخت پٹائی ہوگی اور سخت سزا دی جائے گی، احقر کو تمام زندگی میں بہت کثیر تعداد میں بد نگاہی اور عشق مجازی کے مریض ملے اور سب نے یہی کہا کہ زندگی تلخ، نیند حرام، بے چینی، موت کی آرزو، خودکشی کے خیالات، صحت خراب، دل میں گھبراہٹ، دل ودماغ کمزور، کسی کام میں جی

[۴] روح المعانی: ۱۸/۱۳۹، النور (۳۰) مکتبۃ دار احیاء التراث، بیروت

نہیں لگتا ہے۔ میں نے ہمیشہ یہی عرض کیا کہ عشق مجازی اور غیر اللہ کو دل دینے کا یہی عذاب ہے اور یہ شعر احقر اس قسم کے پریشان حالوں کی خدمت میں پیش کیا کرتا ہے۔

ہتھوڑے دل پہ ہیں مغز دماغ میں کھونٹے
بتاؤ عشق مجازی کے مزے کیا لوٹے

اصلاحِ عشق مجازی کے سلسلے میں احقر کے چند اشعار اور ملاحظہ ہوں ؎

نہیں علاج کوئی ذوقِ حسن بینی کا
مگر یہی کہ بچا آنکھ بیٹھ گوشے میں
اگر ضرور نکلنا ہو تجھ کو سوئے چمن
تو اہتمام حفاظت نظر ہو توشے میں
ان کا چراغ حسن بجھا یہ بھی بجھ گئے
بلبل ہے چشم نم گل افسردہ دیکھ کر

یہ حسین جو آج زمین پر چل پھر رہے ہیں ایک دن قبر میں مٹی ہونے والے ہیں۔ مرنے کے بعد قبر کھول کر دیکھو گے تو صرف مٹی ہی نظر آئے گی۔ اگر اس سے پوچھو کہ اے مٹی! تیرا کون سا حصہ گال تھا اور کون سا حصہ بال تھا اور کون سا حصہ آنکھ تھا؟ تو وہاں صرف مٹی ہی ملے گی، پہچان نہ سکو گے کہ کون سے مٹی آنکھ تھی، کون سے ناک تھی، کون سی گال تھی۔ اللہ تعالیٰ نے امتحان کے لیے مٹی پر ڈسٹمپر کر دیا ہے کہ کون اس ڈسٹمپر پر مرتا ہے اور کون حکم پیغمبر پر جان دیتا ہے۔ اگر یہ نقش و نگار اور چمک دمک مٹی پر نہ ہوتی تو پھر امتحان ہی کیا ہوتا، اس لیے ڈسٹمپر سے دھوکا نہ کھایئے، بہت سے سالک اس سے دھوکا کھا کر تباہ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ تک نہ پہنچ سکے۔ میرا شعر ہے ؎

میر مارے گئے ڈسٹمپر سے
ورنہ مٹی کی حقیقت کیا تھی

لہٰذا ایسی فانی چمک دمک سے کیا دل لگانا، فنائیت حسن پر احقر کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

کسی گلفام کو کفنا رہا ہوں
جنازہ حسن کا دفنا رہا ہوں
لگانا دل کا ان فانی بتوں سے
عبث ہے، دل کو یہ سمجھا رہا ہوں

شیریں لبی کے ساتھ وہ شیریں دہن بھی تھا
آغوشِ موت میں وہی زیرِ کفن بھی تھا

بلکہ مرنے سے پہلے ہی وقت گزرنے کے ساتھ جب چہرے سے نمک جھڑ جاتا ہے اور ناک نقشہ کا جغرافیہ بگڑ جاتا ہے اور؎

کمر جھک کے مثل کمانی ہوئی
کوئی نانا ہوا، کوئی نانی ہوئی

ان کے بالوں پہ غالب سفیدی ہوئی
کوئی دادا ہوا، کوئی دادی ہوئی

تو عشق کا بھی جنازہ نکل جاتا ہے اور عاشقان مجازی اپنے ہاتھوں سے اپنے عشق کا جنازہ دفن کر کے نہایت حسرت و ندامت سے بھاگتے ہیں۔ اس حقیقت پر احقر کے دو اشعار؎

ان کے چہرہ پہ کھچڑی داڑھی کا
ایک دن تم تماشا دیکھو گے

میر اس دن جنازہ اُلفت کا
اپنے ہاتھوں سے دفن کردو گے

اس لیے محبت کے قابل صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس کے حسن و جمال پر کبھی زوال نہیں بلکہ ہر لمحہ اس کی ایک نئی شان ہے۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ[۵] حق تعالیٰ کی ذات سے ان کی

۵؎ الرحمٰن:۲۹

صفات کا انفکاک وانفصال محال ہے۔ بر عکس دنیا کے حسینوں کا حُسن ہر لمحہ علیٰ معرض الزوال ہے۔ یہ اجسام قبروں میں اترنے والے ہیں، کالے بال سفیدی سے بدلنے والے ہیں، کمریں جھکنے والی ہیں، آنکھوں سے کیچڑ بہنے والا ہے، چہروں کے نور سے دھواں اٹھنے والا ہے، کہاں زندگی ضایع کرتے ہو!

احقر کے چند شعر ملاحظہ ہوں؎

آج کچھ ہیں کل اور کچھ ہوں گے
حسن فانی سے دل لگانا کیا

میرؔ مت مرنا کسی گلفام پر
خاک ڈالو گے انہیں اجسام پر

سانپ جاتا ہے تو لکیر چھوڑ جاتا ہے لیکن حسن کا سانپ اس طرح جاتا ہے کہ حسن کے آثار ونشانات کی ایک لکیر بھی باقی نہیں رہتی، اس وقت عشاق مجازی حیرت زدہ ہو کر ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں؎

حسن رفتہ کا تماشا دیکھ کر
عشق کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے

حسین صورتوں کا انجام سامنے رہے تو مجاہدہ آسان ہو جائے۔

احقر کا ایک اور شعر ہے؎

ان کے بچپن کو ان کے بچپن سے
پہلے سوچو تو دل نہیں دو گے

اور فنائیت حسن کا یہ مراقبہ تو نفس کو بہلانے کے لیے ہے تا کہ ایسی عارضی وفانی چیز کی طرف مائل نہ ہو لیکن فنائیت حسن کے سبب حسن سے باز رہنا یہ تو بندگی کا نہایت گھٹیا درجہ ہے، اس کے معنیٰ تو یہ ہوئے کہ اگر ان حسینوں کا حسن فانی نہ ہوتا تو نعوذ باللہ ہم ان سے دل لگا لیتے لٰہذا عبدیت وبندگی کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ ہم یوں کہیں کہ اے اللہ! آپ کی محبت اور آپ کی عظمت اور آپ کے جو ہم پر احسانات ہیں ان کا حق تو یہ ہے کہ اگر قیامت تک ان حسینوں کے

حسن پر زوال نہ آئے اور ان کے حسن کی آب و تاب یوں ہی باقی رہے تب بھی ہم ان کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں گے کیوں کہ جس خوشی سے آپ ناخوش ہوں، آپ کی ناخوشی کی راہوں سے جو خوشی حاصل ہوتی ہے وہ لعنتی خوشی ہے۔ میرا ہی شعر ہے ؎

ہم ایسی لذتوں کو قابل لعنت سمجھتے ہیں
کہ جن سے رب مرا اے دوستو ناراض ہوتا ہے

اور گناہ کی ذرا سی دیر کی لذت میں ہزاروں کلفتیں اور ہزاروں غم پوشیدہ ہیں، گناہ کے ارادہ اور اسکیم کا نقطہ آغاز حق تعالیٰ سے دُوری اور عذاب کا نقطہ آغاز ہے جس کے بعد دل میں چین وسکون کا خواب بھی نہیں آسکتا ؎

ہر عشق مجازی کا آغاز برا دیکھا
انجام کا یا اللہ کیا حال ہوا ہوگا

اس لیے کہ دل میں مردار آیا اور دل مردہ ہوا۔ یہ حسین ایک دن مردہ ہونے والے ہیں، اس وقت اگرچہ زندہ ہیں لیکن چوں کہ حادث وفانی ہیں لہٰذا جب یہ دل میں آئیں گے تو حدوث وفنا کے اثرات کے ساتھ آئیں گے، ایسے قلب میں تعلق مع اللہ کی لذّت وحلاوت نہیں رہ سکتی، مثلاً ایک کمرہ میں آپ لوگ کھانا کھارہے ہوں، مزے مزے کے کھانے لگے ہوں کہ اتنے میں ایک جنازہ آگیا اور اسی کمرہ میں رکھ دیا گیا، تو بتائیے! اب کھانے کا مزہ آئے گا، اسی طرح جب دل میں مردہ آگیا تو تعلق مع اللہ کا مزہ باقی نہیں رہ سکتا۔ اللہ ایسے قلب میں نہیں آتا جس میں غیر اللہ کی بدبو اور غلاظت بھی ہو۔ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

نہ کوئی راہ پا جائے نہ کوئی غیر آجائے
حریم دل کا احمد اپنے ہر دم پاسباں رہنا

اسی لیے اہل اللہ ہر وقت اپنے قلب کی نگرانی کرتے ہیں کہ نفس کہیں سے کوئی حرام لذّت نہ چرالے، اس لیے وہ ایسی صورتوں کو بھی قریب نہیں آنے دیتے جن سے احتیاط واجب ہے، اس سے نفس کو تو تھوڑا سا غم ہوتا ہے لیکن اس غم کے فیض سے ان کا دل ہر وقت مست وسرشار اور حق تعالیٰ کے قربِ عظیم سے مشرف رہتا ہے۔ احقر کا شعر ہے ؎

مرے ایام غم بھی عید رہے
ان سے کچھ فاصلے مفید رہے

جب آفتاب نکلنے والا ہوتا ہے تو مشرق کا پورا اُفق سرخ ہو جاتا ہے۔ یہ علامت ہوتی ہے کہ آفتاب طلوع ہونے والا ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنی حرام آرزوؤں کے خون سے اپنے دل کے آفاق کو لال کرتا ہے، اس دل میں حق تعالیٰ کے قرب کا آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ احقر کے چند اشعار ہیں ؎

وہ سرخیاں کہ خون تمنا کہیں جسے
بنتی شفق میں مطلع خورشید قرب کی

مرا انجام الفت میر تم بھی دیکھتے جانا
مری ویرانیاں آباد ہیں خون تمنا سے

مگر خون تمنا سے جو بنتی ہے شفق احمر
انہیں آفاق سے دل میں طلوعِ خورشید حق ہوگا

بر عکس جو لوگ نظر کی حفاظت نہیں کرتے بالآخر عشق مجازی میں مبتلا ہو کر برباد ہوتے ہیں اور ان کو دُنیا ہی میں جس قدر پریشانی کا عذاب ہوتا ہے وہ خود عاشق مجاز ہی محسوس کرتا ہے اور انجام کار کتنے لوگ بجائے اللہ کے اس معشوق کا نام لیتے لیتے مر گئے اور کلمہ نصیب نہ ہوا، اس لیے حضرات مشائخ کرام نے فرمایا ہے کہ سالک کے لیے عورتوں اور بے ریش لڑکوں سے میل جول زہر قاتل ہے۔ شیطان جب گمراہی کے ہر راستہ سے مایوس ہو جاتا ہے تو صوفیوں کو عورتوں اور لڑکوں کے چکر میں پھنسانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کا یہ حربہ اتنا بڑا ہے کہ جو اس کے چکر میں آیا اس کا راستہ بالکل مارا گیا، کیوں کہ دوسرے گناہوں سے اتنی دوری اللہ سے نہیں ہوتی جتنی اس گناہ سے ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر جھوٹ بول دیا یا غیبت کرلی یا جماعت کی نماز چھوڑ دی تو مثلاً اللہ تعالیٰ سے چالیس ڈگری قلب کا انحراف ہوا پھر توبہ کرلی اور دل پھر اللہ کی طرف متوجہ ہو گیا لیکن اگر کسی صورت کے عشق میں مبتلا ہو گیا تو قلب کا اللہ سے ایک سو اسی (۱۸۰) ڈگری کا انحراف ہوتا ہے۔ قلب کا قبلہ ہی بدل جاتا ہے۔ اب اگر نماز میں کھڑا ہے تو وہ حسین سامنے ہے، تلاوت کر رہا ہے تو وہ سامنے ہے، ذِکر کر رہا ہے تو وہی صورت سامنے ہے۔ قلب کا رخ

اللہ تعالیٰ سے پھر کر ایک گلنے سڑنے والی لاش کی طرح ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے اتنا بُعد کسی گناہ سے نہیں ہوتا جتنا عشق صورت سے ہوتا ہے۔ شکاری جس چڑیا کا شکار کرنا چاہتا ہے، اس کے پروں میں گوند لگا دیتا ہے جس سے وہ اڑ نہیں سکتی اور آسانی سے شکار کر لیتا ہے، اسی طرح شیطان جب دیکھتا ہے کہ کوئی سالک بہت تیزی سے اللہ کے راستہ میں ترقی کر رہا ہے، ہر گناہ سے بچ رہا ہے تو کسی صورت کے عشق میں مبتلا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بالکل محروم کر دیتا ہے۔

لہٰذا کتنی ہی حسین صورت سامنے آجائے، ہرگز اس کی طرف گوشہ چشم سے بھی نہ دیکھیں۔ اس وقت نابینا بن جایئے، آنکھوں میں روشنی ہوتے ہوئے روشنی سے دست بردار ہو جایئے۔ احقر کا شعر ہے؂

جب آگئے وہ سامنے نابینا بن گئے
جب ہٹ گئے وہ سامنے سے بینا بن گئے

کیا اس ارحم الراحمین کو اس بات پر پیار نہیں آئے گا کہ میرا بندہ میری دی ہوئی روشنی کو کس امانت سے خرچ کر رہا ہے، جہاں دیکھنے سے میں راضی ہوتا ہوں وہاں دیکھتا ہے جہاں میں ناراض ہوتا ہوں وہاں اپنی روشنی کو استعمال نہیں کرتا۔ مجھ کو راضی کرنے کے لیے اپنی آرزوؤں کا خون کر رہا ہے، اپنے دل کو میرے لیے غمگین کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی ایسے دل کا پیار لے لیتی ہے۔

احقر کا شعر؂

مرے حسرت زدہ دل پر انہیں یوں پیار آتا ہے
کہ جیسے چوم لے ماں چشم نم سے اپنے بچے کو

ایسے ویران ٹوٹے ہوئے دل میں اللہ آجاتا ہے اور اس دل پر خوشیاں برسا دیتا ہے ؂

دلِ ویراں پہ میرا شاہ برساتا ہے آبادی
سمجھ مت میر اُن کی راہ میں مرنے کو بربادی

میرے شیخ اوّل حضرت شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ہرے بھرے درخت کے پاس آگ جلادو تو اس کے ترو تازہ پتّے مرجھا جاتے ہیں اور دوبارہ بہت مشکل سے

ہرے بھرے ہوتے ہیں، سال بھر کھاد پانی دو تب کہیں جا کر دوبارہ تازگی آتی ہے، اسی طرح ذِکر وعبادت اور صحبت اہل اللہ سے قلب میں جو انوار پیدا ہوئے اگر ایک بد نظری کر لی تو باطن کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ قلب میں دوبارہ ایمانی حلاوت اور ذِکر اللہ کے انوار بحال ہونے میں بہت وقت لگتا ہے۔ بد نگاہی کی ظلمت بہت مشکل سے دور ہوتی ہے، بہت توبہ واستغفار، گریہ وزاری اور بار بار حفاظت نظر کے اہتمام کے بعد کہیں قلب کو دوبارہ حیات ایمانی ملتی ہے۔

احقر عرض کرتا ہے کہ ہم سے جو گناہ نہیں چھوٹ رہے ہیں، اس کا سبب یہ ہے کہ ہم اپنی ہمت کا استعمال نہیں کر رہے ہیں، اگر گناہ چھوڑنا ناممکن ہوتا تو اللہ تعالیٰ وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ[۶] (یعنی ظاہری گناہ بھی چھوڑو اور باطنی گناہ بھی چھوڑو) کا حکم نہ دیتے۔ یہ حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ ہم میں گناہ چھوڑنے کی استطاعت ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا حکم نہیں دیتے جو ہماری طاقت سے باہر ہو۔ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا[۷] اصل بات یہ ہے کہ ہم اپنے نفس کی موافقت وحمایت کر رہے ہیں جس کو آج کل کی زبان میں کہتے ہیں نفس کا فیور کر رہے ہیں، اسی لیے گناہوں کے فیور (بخار) میں مبتلا ہیں، حالاں کہ نفس ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے اور اس کی دشمنی کی خبر دینے والے مخبر صادق سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ارشاد فرماتے ہیں اِنَّ اَعْدٰی عَدُوِّكَ فِیْ جَنْبَیْكَ[۸] تمہارا سب سے بڑا دشمن تمہارے پہلو میں ہے۔ بتایئے! آپ کا دشمن اگر آپ کو مٹھائی پیش کرے تو آپ اسے قبول کر لیتے ہیں یا فوراً کھٹک جاتے ہیں کہ خدا خیر کرے کہیں اس مٹھائی میں کچھ زہر نہ ملا دیا ہو لیکن افسوس نفس دشمن ہمیں بد نگاہی کی ذرا سی لذّت دکھاتا ہے اور ہم اس کو فوراً قبول کر لیتے ہیں حالاں کہ بظاہر تو یہ لذّت پیش کر رہا ہے لیکن حقیقت میں سزا کا انتظام کر رہا ہے۔ بد نظری کے بعد آخرت کا عذاب تو الگ ہے، دنیا ہی میں دل بے چین ہو جاتا ہے، اس کی یاد میں تڑپے گا، نیندیں حرام ہوں گی اور اللہ سے دُوری کے عذاب میں مبتلا ہو گا۔ بد نظری کا گناہ نہایت حماقت کا گناہ ہے، کچھ ملنا نہ ملانا مفت میں دل کو تڑپانا۔ بتایئے! پرائے مال پر نظر

۶؎ الانعام:۱۲۰

۷؎ البقرۃ:۲۸۶

۸؎ روح المعانی:۱۱/۵۷،سورۃ التوبۃ (۱۲۳)،ذکرہ فی باب الاشارت،مکتبۃ دار احیاء التراث،بیروت

کرنا حماقت ہے یا نہیں۔ دیکھنے سے کیا وہ چیز مل جائے گی جو چیز ملنے والی نہیں، اسے دیکھ کر دل کو تڑپانا بے وقوفی ہے یا نہیں اور بالفرض اگر مل بھی جائے تب بھی چین نہیں مل سکتا کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی ناخوشی کی راہوں سے جو خوشی درآمد ہوتی ہے اس کے اندر غم، پریشانی اور بے چینی کے سینکڑوں سانپ اور بچھو ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے چین کا خواب دیکھنا انتہائی بیوقوفی اور گدھا پن ہے، کیوں کہ اللہ خوشی اور غم کا خالق ہے، جو بندہ اللہ کو خوش رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے گناہ سے بچنے کا غم برداشت کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے اپنے دل کو ناخوش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے دل کو خوش رکھتے ہیں بغیر اسباب خوشی کے اس کے دل میں خوشیوں کا سمندر موجیں مارتا رہتا ہے، ایسی خوشی اس کو عطا فرماتے ہیں جو بادشاہوں نے خواب میں نہیں دیکھی اور جو اللہ کو ناراض کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی زندگی کو تلخ کر دیتے ہیں۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا [۹] جو میری یاد سے اعراض کرے گا میں اس کی زندگی تلخ کر دوں گا۔

جو لوگ عشق مجازی میں مبتلا ہیں اور اس جال سے نکلنا چاہ رہے ہیں لیکن نکل نہیں پا رہے ہیں وہ اگر یہ چھ کام کر لیں، ان شاء اللہ تعالیٰ نجات پا جائیں گے:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمت عطا فرمائی ہے، اس سے کام لیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ سے عطائے ہمت کی دُعا کریں۔

۳۔ خاصانِ خدا سے بالخصوص اپنے دینی مربی یا دینی مشیر سے عطائے ہمت کی دعا کرائیں۔

۴۔ ذِکر اللہ کا اہتمام کریں۔

۵۔ اسباب معصیت یعنی حسین صورتوں سے قلباً و قالباً دُوری اختیار کریں۔

۶۔ کسی اللہ والے کی صحبت میں آنا جانا رکھیں اور اُس سے اصلاحی تعلق قائم کریں۔

علاج بد نظری و عشق مجازی کی مزید تفصیل اگلے صفحات پر آ رہی ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بہر حال کیسی ہی بری حالت ہو یا کیسے ہی برے تقاضے دل میں پیدا ہوتے ہوں مایوس

۹؎ طٰہٰ:۱۲۴

نہ ہوں۔ یہ محبت کا مادّہ تو بڑی اچھی چیز ہے بشرطیکہ اس کا استعمال صحیح ہو، جس انجن میں پیٹرول زیادہ ہوتا ہے وہ جہاز کو بہت تیزی سے لے اڑتا ہے بشرطیکہ اس کا رُخ صحیح کر دیا جائے اگر کعبہ کی طرف رخ کر دیا تو منٹوں میں کعبہ پہنچا دے گا لیکن اگر جہاز کا رخ مندر کی طرف کر دیا تو اتنی ہی تیزی سے مندر پہنچا دے گا۔ عشق کا مادہ تو پیٹرول ہے، اگر کسی اللہ والے کی صحبت سے ذِکر اللہ کی کثرت سے اس کا رخ صحیح کر دیا جائے تو ایسے لوگ اتنی تیز رفتاری سے اللہ کا راستہ طے کرتے ہیں کہ غیر اہل محبت وہاں برسوں میں بھی نہیں پہنچ پاتے، چناں چہ بعض رندان بادہ نوش جب اللہ کی طرف آئے ہیں تو ایک آہ میں اللہ تعالیٰ تک پہنچ گئے جس تیز رفتاری سے وہ حسن مجازی کی طرف بھاگ رہے تھے، اتنی ہی تیز رفتاری سے وہ اللہ کی طرف اڑ گئے ان کے آہ و نالے، گریہ وزاری، ندامت و شکستگی اور کسی اللہ والے صاحب نسبت پر ان کی وارفتگی و آشفتگی نے ان کو ایک لمحہ میں فرش سے عرش پر پہنچا دیا۔ ایسے لوگوں کے لیے احقر کا شعر ہے ؎

خوبرویوں سے ملا کرتے تھے میر
اب ملا کرتے ہیں اہل اللہ سے
مت کرے تحقیر کوئی میر کی
رابطہ رکھتے ہیں اب اللہ سے

دستور العمل برائے علاج بد نظری و عشق مجازی

اب مندرجہ ذیل سطور میں وہ دستور العمل مختصراً پیش کرتا ہوں جو احقر کے رسالہ دستور تزکیۂ نفس میں درج ہے جو قرآن وحدیث سے استنباط کردہ اور بزرگانِ دین کے ارشادات سے ماخوذ ہے۔ اس پر عمل کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ بد نظری اور عشق مجازی کے پرانے سے پرانے مرض سے نجات حاصل ہو گی۔ اور ایک مدت ان معمولات پر پابندی سے ان شاء اللہ تعالیٰ ایسا محسوس ہونے لگے گا کہ گویا آخرت کی زمین پر چل رہا ہوں اور جنت و جہنم کو دیکھ رہا ہوں اور شہوات ولذّاتِ دنیا نگاہوں میں ہیچ نظر آنے لگیں گے۔

۱) نمازِ توبہ

ایک وقت خلوت کا مقرر کر کے، صاف کپڑے پہن کر اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگا کر

اوّل دو رکعت نفل توبہ کی نیت سے پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کے رُوبرو اپنے تمام گناہوں سے خوب استغفار کرے کہ اے اللہ! جب سے بالغ ہوا ہوں میری آنکھوں سے اب تک جتنی خیانتیں صادر ہوئی ہیں یا سینے میں گندے خیالات پکا کر میں نے جتنی ناجائز لذّتیں حاصل کی ہیں یا جسم سے گناہوں کے جتنے حرام مزے اڑائے ہیں اے اللہ! میں ان سب سے توبہ کرتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں اور عزم کرتا ہوں کہ آیندہ کبھی گناہ کرکے آپ کو ناراض نہ کروں گا، اے اللہ! اگرچہ میرے گناہوں کی انتہا نہیں لیکن آپ کی رحمت میرے گناہوں سے بہت وسیع تر ہے پس اپنی رحمتِ واسعہ کے صدقہ میں میرے تمام گناہوں کو معاف فرما دیجیے۔ اے اللہ! آپ بہت معاف کرنے والے ہیں اور معاف کرنے کو محبوب رکھتے ہیں پس میری تمام خطاؤں کو عفو فرما دیجیے۔

۲) نمازِ حاجت

پھر دو رکعت نمازِ حاجت کی نیت سے پڑھ کر یہ دُعا کرے کہ میری گناہوں سے تباہ شدہ عمر پر رحم فرمایے اور میری اصلاح فرما دیجیے اور مجھے میرے نفس کی غلامی سے چھڑا کر اپنی فرماں برداری کی عزت والی زندگی عطا فرمایے اور اپنا اتنا خوف عطا فرمایے جو مجھے آپ کی نافرمانیوں سے بچالے۔ اے اللہ! میں آپ سے صرف آپ کو مانگتا ہوں۔

کوئی تجھ سے کچھ کوئی کچھ مانگتا ہے
الٰہی! میں تجھ سے طلب گار تیرا

جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اگر اِک تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

۳) ذِکر نفی و اثبات

پھر تین سو (۳۰۰) مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ذِکر کرے اس خیال کے ساتھ کہ لَآ اِلٰہَ سے دل غیر اللہ سے پاک ہو رہا ہے اور اِلَّا اللہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں داخل ہو رہی ہے۔

۴) ذِکر اسم ذات

کسی وقت تین سو (۳۰۰) مرتبہ اللہ، اللہ کر لیا کریں، جب زبان سے اللہ کہیں تو

تصور کریں کہ زبان کے ساتھ ساتھ دل سے بھی اللہ نکل رہا ہے اور نہایت محبت اور درد بھرے دل سے اللہ کا نام لیا جاوے، جیسے دُوری اور فراق میں ہم اپنے ماں باپ کو یاد کرتے ہیں، کم سے کم اس دردِ محبت کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کا نام زبان پر آنا چاہیے لیکن اگر دل میں اتنی محبت نہ معلوم ہو تو اہل محبت کی نقل کر لینا بھی کافی ہے۔ بس اللہ کے عاشقوں کی سی صورت بنا کر اور محبت کی نقل کر کے ان کا نام لینا شروع کر دیں۔ اللہ کا نام بہت بڑا نام ہے، جب زبان پر آئے گا تو نفع سے خالی نہ ہو گا، نور ہی بنے گا۔

۵) ذِکر اسم ذات بہ طریقۂ خاص

اور ایک سو (۱۰۰) مرتبہ ذِکر اسم بسیط اللہ، اللہ، اس تصور سے کریں کہ میرے بال بال سے اللہ نکل رہا ہے، کچھ دن بعد یہ اضافہ کر لیں کہ میرے بال بال کے ساتھ زمین وآسمان، شجر و حجر، بحر و بر، چرند و پرند غرض ہر ذرۂ کائنات سے ذِکر جاری ہے۔

۶) مراقبہ اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی [۱]

پھر حق تعالیٰ کے بصیر و خبیر ہونے کا مراقبہ کریں، یعنی چند منٹ یہ تصور کریں کہ حق تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں اور میں اس محبوبِ حقیقی کے سامنے بیٹھا ہوں اور دُعا کرتے رہیں کہ اے اللہ! اس تصور کو کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں میرے دل میں جما دیجیے تا کہ میں گناہ نہ کر سکوں کیوں کہ جب ہر وقت یہ دھیان ہو گا کہ آپ دیکھ رہے ہیں تو گناہ کی ہمت نہ ہو گی۔

اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے یوں باتیں کرے کہ اے اللہ! جب میں بد نگاہی کر رہا تھا یا جس وقت گناہ کر رہا تھا، اس وقت آپ کی قدرتِ قاہرہ بھی مجھے اس جرم کی حالت میں دیکھ رہی تھی۔ اسی وقت اگر آپ کا حکم ہو جاتا کہ اے زمین شق ہو کر اس نالائق کو نگل جا، یا آپ حکم فرما دیتے کہ ذلیل بندر ہو جا تو مخلوق میری ذلّت و رسوائی کا تماشا دیکھتی یا آپ مجھے اسی وقت کسی دردناک بیماری میں مبتلا کر دیتے تو میرا کیا حال ہوتا لیکن اے اللہ! آپ کے حلم و کرم نے مجھ سے انتقام نہیں لیا ورنہ میری تباہی یقینی تھی۔

---

[۱] العلق:۱۴

۷)مراقبۂ موت وقبر

اس کے بعد ذرا دیر موت کو یاد کرے کہ دنیا کے تمام ہمدرد، بیوی بچے، عزیز و اقارب، نوکر چاکر، سلام حضور کرنے والے سب چھوٹ گئے۔ مرنے کے بعد کپڑے قینچی سے کاٹ کر اُتارے جارہے ہیں، اب نہلایا جارہا ہوں، اب کفنایا جارہا ہوں، جس مکان کو ہم اپنا سمجھتے تھے اب بیوی بچوں نے زبردستی اس مکان سے نکال باہر کیا۔ حواس خمسہ سے جو عیش اندر پہنچ رہے تھے سب معطّل ہوگئے۔ جن آنکھوں سے حسینوں کو دیکھ کر حرام لذّت اندر درآمد کی جاتی تھی وہ آنکھیں اب دیکھنے سے قاصر ہیں۔ کان گانے سننے سے، زبان شامی کباب اور مرغ کی لذّت کے ادراک سے قاصر ہیں، عناصر سے متعلق جتنی لذّتیں تھیں سب ختم ہوگئیں، اب روح کے اندر اگر عبادت اور تقویٰ کے انوار ہیں تو وہی کام آئیں گے ورنہ سب عیش خواب ہوگیا۔

پھر سوچیے! کہ اب قبر میں لٹایا جارہا ہوں اور تختے لگائے جارہے ہیں اب لوگ مٹی ڈال رہے ہیں، قبر کی تنہائی میں منوں مٹی کے نیچے دبا پڑا ہوں، یہاں اب کوئی ساتھ نہیں بس جو نیک اعمال کیے تھے وہی کام آئیں گے۔ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

موت کا کثرت سے یاد کرنا دل کو دنیا سے اچاٹ کرتا ہے اور آخرت کی تیاری یعنی نیک اعمال کی اس سے توفیق ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ لذّات کو سرد کرنے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کرو۔[۱۱]

پس موت کا اتنا تصور کریں کہ اس کی وحشت لذّت سے بدل جائے، مومن کے لیے موت دراصل محبوبِ حقیقی کی طرف سے ملاقات کا پیغام ہے۔ موت کے بعد مومن کے لیے راحت ہی راحت ہے۔

۸) مراقبۂ حشر ونشر

پھر چند منٹ یہ تصوّر باندھے کہ میدانِ حشر قائم ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے روبرو

۱۱ جامع الترمذی: ۲/۶۴، باب ما جاء فی ذکر الموت، ایچ ایم سعید

حساب کے لیے کھڑا ہوں اور اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اے بے حیا تجھ کو شرم نہ آئی کہ ہمیں چھوڑ کر غیر پر نظر کی اور ایک مرنے والی لاش کی طرف مائل ہوا۔ کیا تجھ پر ہمارا یہی حق تھا، کیا ہم نے تجھ کو اسی لیے پیدا کیا تھا کہ غیروں سے دل لگائے اور ہمیں یاد نہ کرے، کیا ہم نے تجھ کو آنکھوں میں بینائی اسی لیے دی تھی کہ اس کو حرام موقع میں استعمال کرے، اے بے حیا ہماری دی ہوئی چیزوں کو آنکھوں کو، کانوں کو، دل کو ہماری نافرمانی میں تو نے استعمال کیا اور تجھے شرم بھی نہ آئی۔

پھر سوچے کہ مجرمین کے لیے حکم ہو رہا ہے **خُذُوْهُ** پکڑ لو اس نالائق کو **فَغُلُّوْهُ** اور زنجیروں میں جکڑ دو **ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ** [۱۲] پھر اس کو جہنم میں ڈال دو اس کے بعد خوب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے، اصلاحِ اعمال اور خاتمہ بالخیر کی دعا کرے اور حق تعالیٰ شانہ کے غضب سے پناہ چاہے۔

۹) مراقبۂ عذابِ جہنم

پھر جہنم کے عذاب کا اس طرح مراقبہ کرے کہ جہنم اس وقت آنکھوں کے سامنے ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس طرح باتیں کرے کہ اے اللہ! یہ جہنم آپ کی روشن کی ہوئی آگ ہے **نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ** اور اے اللہ! اس کا دُکھ دلوں تک پہنچے گا، **تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝۷ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝۸ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹** [۱۳] اور اے اللہ! جہنمی لوگ آگ کے لمبے لمبے ستونوں میں دبے ہوئے جل رہے ہیں اور اے اللہ! جب ان کی کھالیں جل کر کوئلہ ہو گئیں تو آپ نے ان کی کھالوں کو پھر تازہ تازہ دوسری کھالوں سے تبدیل فرمادیا تاکہ ان کو احساس دکھ اور الم کا زیادہ ہو **كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا** [۱۴] اور اے اللہ جب ان کو بھوک لگی تو ان کو خار دار درخت زقوم کھانے کو دیا گیا اور یہ بھی نہ ہو گا کہ وہ کانٹوں کی تکلیف سے انکار کر سکیں کہ مجھ سے تو اب نہیں کھایا جارہا بلکہ مجبوراً ان کو پیٹ

[۱۲] الحآقّة:۳۰-۳۱

[۱۳] الهمزة:۶-۹

[۱۴] النسآء:۵۶

بھرنا ہوگا۔ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ اور اے اللہ! جب ان کو پیاس لگی تو آپ نے کھولتا ہوا پانی پلایا اور پانی سے یہ انکار بھی نہ کرسکیں گے بلکہ اس طرح پئیں گے جس طرح پیاسا اُونٹ پیتا ہے۔ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ اور یہی ان کی مہمانی ہوگی قیامت کے دن هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾[۱۵] اور اے اللہ! جب انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا تو ان کی آنتیں کٹ کٹ کر پاخانہ کے راستہ سے نکلنے لگیں گی۔ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ[۱۶] اور اے اللہ! یہ جہنمی لوگ آگ اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان چکر کریں گے يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ[۱۷] اور اے اللہ! جب رونا چاہیں گے تو آنسوؤں کے بجائے خون روئیں گے اور جب شدت تکلیف سے نکل بھاگنے کی کوشش کریں گے تو ان کو پھر جہنم میں لوٹا دیا جائے گا كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا[۱۸] اور اے اللہ! جب ہر طرح سے ہار جائیں گے تو آپ سے فریاد کی اجازت چاہیں گے تو آپ فرمائیں گے قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ[۱۹] اسی جہنم میں ذلیل پڑے رہو اور مجھ سے تم لوگ بات مت کرو۔ اے اللہ! دُنیا کی ایک چنگاری کی ہمیں برداشت نہیں تو جہنم کی آگ کا جو ستر (۷۰) گنا اس آگ سے زیادہ ہے کیسے تحمل ہوگا۔ اے اللہ! میرے اعمال تو جہنم کے لائق ہیں مگر میں آپ کی رحمت سے فریاد کرتا ہوں کہ جہنم کے دردناک عذاب سے نجات کو میرے لیے مقدر فرما دیجیے۔ یہاں پہنچ کر اس دعا کو تین بار عرض کرے اور خوب روئے۔ رونا نہ آئے تو رونے والوں کا سا چہرہ بنالے، اس عمل کو پابندی سے کرے، رفتہ رفتہ ایمان میں ترقی ہوتی رہے گی اور ایک دن آئے گا کہ گویا جہنم آنکھوں کے سامنے ہے پھر کسی نافرمانی کی ہمت نہ ہوگی اور معاصی سے کلی اجتناب کی توفیق ان شاء اللہ تعالیٰ ہو جائے گی۔

---

۱۵ الواقعة:۵۲-۵۶

۱۶ محمد:۱۵

۱۷ الرّحمٰن:۴۴

۱۸ الحج:۲۲

۱۹ المؤمنون:۱۰۸

۱۰)مراقبۂ انعاماتِ الٰہیہ

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے الطاف وانعامات کا اس طرح مراقبہ کرے اور حق تعالیٰ سے اس طرح عرض کرے کہ اے اللہ! آپ سے میری روح نے اپنے وجود کے لیے سوال نہیں کیا تھا، آپ کے کرم نے بغیر سوال مجھے وجود بخشا۔ پھر میری روح نے یہ سوال بھی نہیں کیا تھا کہ آپ مجھ کو انسانی قالب عطا فرمائیں، آپ کے کرم نے بغیر سوال کے سور اور کتے کے قالب میں مجھے پیدا نہیں کیا بلکہ قالبِ اشرف المخلوقات عطا فرمایا، یعنی مجھے انسان پیدا فرمایا۔ پھر اے میرے اللہ! اگر آپ مجھے کسی کافر یا مشرک گھرانے میں پیدا فرماتے تو میں کس قدر نقصان اور خسارہ میں ہوتا اگر صدارت اور بادشاہت بھی مجھ کو مل جاتی لیکن کفر اور شرک کے سبب جانوروں سے بدتر ہوتا۔ آپ نے اپنے کرم سے بغیر سوال کیے مجھ کو مسلم گھرانے میں پیدا فرمایا کر گویا شہزادہ پیدا فرمایا، ایمان جیسی عظیم دولت جس کے سامنے کائنات کے تمام مجموعی انعامات وخزائن کوئی حقیقت نہیں رکھتے آپ نے بے مانگے عطا فرمادی۔ اے اللہ! جب آپ کے کرم نے اتنے بڑے بڑے انعام بے مانگے عطا فرمائے ہیں تو مانگنے والے کو آپ بھلا کیوں کر محروم فرمائیں گے؎

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیے ہیں دُر بے بہا دیے ہیں

اے اللہ! میں آپ کی رحمت کو ان بے مانگے ہوئے انعامات والطاف بے کراں کا واسطہ دیتا ہوں اور آپ کے فضل سے اپنی اصلاح اور اپنا تزکیۂ نفس مانگتا ہوں تاکہ مرتے دم تک آپ کی نافرمانیوں سے محفوظ رہوں۔

اے اللہ! پھر آپ نے مجھے اچھے گھرانے میں پیدا فرمایا اور اپنے نیک بندوں کے ساتھ محبت عطا فرمائی اور دین پر عمل نصیب فرمایا ورنہ اگر آپ کی رہبری نہ ہو تو مسلم گھرانے میں پیدا ہونے کے باوجود لوگ بددین، دہریہ وگمراہ ہوجاتے ہیں اور اے اللہ! آپ ہی کے کرم سے اللہ والوں کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی توفیق ہوئی اور اہل حق سے تعلق بخشا ورنہ اگر کسی بددین اناڑی کے ہاتھ پڑجاتا تو آج گمراہی میں مبتلا ہوتا۔ اے اللہ! دنیا میں آپ نے

صالحین کا ساتھ عطا فرمایا ہے، اپنے کرم سے آخرت میں بھی اپنے صالحین کا ساتھ عطا فرمائیے۔ اے اللہ! کتنے جرائم مجھ سے صادر ہوئے اور آپ کی قدرتِ قاہرہ اس وقت مجھے دیکھ رہی تھی مگر آپ نے اپنے عفو و حلم کے دامن میں میرے ان جرائم کو ڈھانپ لیا اور مجھے رسوانہ فرمایا۔ اے اللہ! میری لاکھوں جانیں آپ کے اس حلم پر قربان ہوں ورنہ آج بھی اگر میرے اترے پترے آپ خلق پر کھول دیں تو لوگ اپنے پاس بیٹھنے بھی نہ دیں، اے اللہ! اپنے کرم سے ایمان پر میرا خاتمہ مقدر فرمادیجیے، اے اللہ! اپنے فضل سے جنت میں دخولِ اوّلین کو میرے لیے مقدر فرمادیجیے۔ غرض ایک ایک انعام کو سوچے کہ اللہ تعالیٰ نے مال و دولت عزت و آبرو صحت و عافیت وغیرہ عطا فرمائی ہے اور خوب شکر کرے اور آخر میں اللہ تعالیٰ سے عرض کردے کہ اے اللہ! آپ کے احسانات و انعامات غیر محدود لامتناہی ہیں جن کا استحضار بھی ممکن نہیں۔ اے اللہ! اس وقت جتنے احسانات کا استحضار ہو سکا اور جن لامتناہی احسانات کا استحضار نہ ہو سکا ان سب کا میں اپنے ہر بن مو سے اور ہر ذرۂ کائنات کی زبان سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بس اے اللہ! اپنے کرم سے آپ میرے تزکیہ نفس کا فیصلہ فرمادیجیے۔

۱۱) حفاظت نظر کا اہتمام

جو لوگ شہر میں آمد و رفت رکھتے ہیں، وہ جب گھر سے نکلیں تو پہلے دو رکعت نماز حاجت پڑھ کر دعا کریں کہ اے اللہ! میں اپنی آنکھوں کو اور اپنے قلب کو آپ کی حفاظت میں دیتا ہوں اور آپ بہترین حفاظت کرنے والے ہیں دفتروں میں بازاروں وغیرہ میں حتی الامکان باوضو رہیں اور ذِکر میں مشغول رہیں پھر بھی اگر کوتاہی ہو جائے تو واپسی پر اس سے استغفار کریں اور ہر غلطی پر چار رکعت نفل نماز کا جرمانہ مقرر کریں اور حسب حیثیت کچھ مالی جرمانہ بھی ادا کریں یعنی صدقہ کریں اور اگر محفوظ رہیں تو شکر ادا کریں۔

۱۲) مراقبۂ فنائیت حسن

اگر کبھی کسی حسین پر اچانک نظر پڑ جائے تو فوراً کسی بدصورت کو دیکھے، موجود نہ ہو تو تصور کرے کسی کالے کلوٹے کا کہ چیچک رو ہے، چپٹی ناک ہے، لمبے لمبے دانت ہیں، آنکھ کا

کانا، سر کا گنجا ہے، موٹا بھدّا جسم ہے، تو ند نکلی ہوئی ہے، دست لگے ہیں، مکھیاں بھنک رہی ہیں۔ سوچے کہ اس محبوب کا جو آج حسین نظر آرہا ہے یہی حشر ہونے والا ہے اور یوں بھی سوچے کہ یہ حسین جب مر جائے گا تو لاش گل سڑ کر کیسی بد نما ہو جائے گی اور کیڑے رینگتے نظر آئیں گے، پیٹ پھول کر پھٹ جائے گا اور ایسی بدبو ہو گی کہ ناک دینا مشکل ہو گا۔ پس ایسی فانی شے سے کیا دل لگانا، مگر کسی بد صورت کے تصور کا نفع وقتی ہو گا۔ پھر تقاضا دوبارہ ستائے گا، لہٰذا آئندہ تقاضے کو مضمحل اور کمزور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس تقاضے پر ہمت کر کے عمل نہ کرے اور خدا تعالیٰ کو بہت یاد کرے اور خدا کے عذاب کے خیال کو دل میں جمائے اور کسی اللہ والے صاحبِ نسبت کی صحبت اختیار کرے۔

۱۳) اصلاحِ نفس کا سب سے اہم نسخہ

اصلاح و تزکیۂ نفس کے لیے سب سے اہم نسخہ یہ ہے کہ کسی اللہ والے کی صحبت میں وقتاً فوقتاً پابندی سے حاضری دیتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی باتیں سنتا رہے کہ اہل اللہ کی صحبت کے بغیر اصلاحِ نفس اور دین پر استقامت عادۃً دشوار بلکہ ناممکن ہے بلکہ جس اللہ والے سے مناسبت ہو اس سے اصلاحی تعلق قائم کرے، یعنی اس کو اپنا دینی مشیر بنالے اور اپنے حالات کی اطلاع اور جو علاج وہ تجویز کرے اس کی اتباع کرے اور اس پر اعتماد رکھے، ان شاء اللہ بہت جلد تمام روحانی امراض کو شفا ہو گی۔ ذِکر و معمولات پابندی سے کرتا رہے۔

نوٹ: اس دستورِ العمل میں جو ذِکر بتایا گیا ہے وہ ایک صحت مند آدمی کے لیے ہے لیکن اگر کسی کو ضعف یا مرض ہو تو مصلح کے مشورہ سے ذِکر کی تعداد کم کریں، اس لیے یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ مصلح یا شیخ کے مشورہ کے بغیر یہ دستور العمل کچھ مفید نہیں لہٰذا کسی مصلح اللہ والے سے اطلاع حال واتباع تجویزات وانقیاد کا سلسلہ بذریعہ صحبت و مکاتبت جاری رہنا ضروری ہے۔

۱۴) مراقبۂ نقصانات بد نگاہی

بد نگاہی کے نقصانات کو سوچا کریں کہ ایسا مہلک مرض ہے جس میں مبتلا ہو کر بہت سے لوگ کفر پر مر گئے یعنی بد نگاہی کی نحوست سے عشق مجازی میں مبتلا ہو کر آخری سانس تک خلاصی نہ پاسکے اور کلمہ کے بجائے منہ سے کچھ اور نکل گیا، العیاذ باللہ۔

مرشدی و مولائی حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے حفاظت نظر کے لیے چند نہایت اہم ہدایات پر مشتمل ایک نسخہ مرتب فرمایا ہے، اس کو یہاں نقل کرتا ہوں، اس کو روزانہ ایک بار بہ نیت اصلاح پڑھ لیا کریں۔

عرضِ احقر برائے حفاظت نظر

مرشدی و مولائی حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم

بد نگاہی کے مضرات اس قدر ہیں کہ بسا اوقات ان سے دنیا اور دین دونوں برباد ہو جاتے ہیں، آج کل اس مرض روحانی میں مبتلا ہونے کے اسباب بہت زیادہ پھیلتے جا رہے ہیں، اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ اس کے بعض مضرات اور اس سے بچنے کا مختصر علاج تحریر کر دیا جائے تاکہ اس کے مضرات سے حفاظت کی جا سکے، چناں چہ حسب ذیل امور کا اہتمام کرنے سے نظر کی حفاظت بسہولت ہو سکے گی:

۱۔ جس وقت مستورات کا گزر ہو اہتمام سے نگاہ نیچی رکھنا خواہ کتنا ہی نفس کا تقاضا دیکھنے کا ہو، جیسا کہ اس پر عارفِ ہندی خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب رحمۃ اللہ علیہ نے اس طور پر متنبہ فرمایا ہے۔

دین کا دیکھ ہے خطرا اٹھنے نہ پائے ہاں نظر
کوئے بتاں میں تو اگر جائے تو سر جھکائے جا

۲۔ اگر نگاہ اُٹھ جاوے اور کسی پر پڑ جائے تو فوراً نگاہ کو نیچا کر لینا خواہ کتنی ہی گرانی ہو، خواہ دم نکل جانے کا اندیشہ ہو۔

۳۔ یہ سوچنا کہ نگاہ کی حفاظت نہ کرنے سے دنیا میں ذلّت کا اندیشہ ہے، طاعات کا نور سلب ہو جاتا ہے، آخرت کی تباہی یقینی ہے۔

۴۔ بد نگاہی پر کم از کم ایک مرتبہ بارہ رکعت نفل پڑھنے کا اہتمام اور کچھ نہ کچھ حسب گنجایش صدقہ اور کثرت سے استغفار۔

۵۔ یہ سوچنا کہ بد نگاہی کی ظلمت سے قلب کا ستیاناس ہو جاتا ہے اور یہ ظلمت بہت دیر میں دور ہوتی ہے حتیٰ کہ جب تک بار بار نگاہ کی حفاظت نہ کی جائے باوجود تقاضا کے اس وقت تک قلب صاف نہیں ہوتا۔

۶۔ یہ سوچنا کہ بدنگاہی سے میلان، پھر میلان سے محبت اور محبت سے عشق پیدا ہو جاتا ہے اور ناجائز عشق سے دنیا و آخرت تباہ ہو جاتی ہے۔

۷۔ یہ سوچنا کہ بدنگاری سے طاعات ذِکر شغل سے رفتہ رفتہ رغبت کم ہو جاتی ہے حتیٰ کہ ترک کی نوبت آجاتی ہے، پھر نفرت پیدا ہونے لگتی ہے۔

۱۵) مختصر تتمہ برائے علاجِ عشق مجازی

بدنگاہی کی نحوست سے اگر عشق مجازی میں مبتلا ہو گیا ہو تو ایسی صورت میں مزید چند باتوں کا اہتمام کرنا ہو گا:

۱) اس معشوق سے تعلق قطعاً ترک کر دے یعنی اس سے بولنا چالنا، اس کو دیکھنا، اس سے خط و کتابت کرنا، اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا یا کبھی کبھی ملاقات کرنا، سب مطلقاً بند کر دے حتیٰ کہ اگر کوئی دوسرا شخص اس کا تذکرہ کرنے لگے تو اس کو روک دیا جائے اور اس سے اس قدر دوری اختیار کی جاوے کہ ملاقات ممکن نہ ہو بلکہ غلطی سے اس پر نظر پڑنے کا بھی امکان نہ ہو، غرض بالکل قطع تعلق کر لیا جاوے۔

۲) اگر اس حسین کے آنے کا خطرہ ہو تو قصداً اس سے جھگڑا کر لے کہ اس سے دوستی کی اَب اُس کو کوئی اُمید باقی نہ رہے۔

۳) اس کا خیال قصداً نہ لائے، نہ ماضی کے تصوّرات سے لطف حاصل کرے کہ یہ دل کی خیانت گناہِ کبیرہ ہے جو دل کا ستیاناس کر دیتا ہے اور اس کا ضرر بدنگاہی سے بھی زیادہ ہے۔

۴) عشقیہ اشعار و عشقیہ قصّے وناول نہ پڑھے، سینما، ٹی وی، وی سی آر، عریاں و شہوت کو بھڑکانے والی تصویروں سے مکمل پرہیز کرے اور ایسے ماحول سے جہاں عریانی ونافرمانی ہو دور رہے۔ نافرمانوں کی صحبت میں نہ رہے۔

۵) دنیا کے حسینوں کی بے وفائی کو سوچے کہ ان پر کوئی لاکھ جان ومال اور دولت عزت سب قربان کر دے لیکن اگر ان کا دل کسی اور سے لگ گیا یا کوئی زیادہ مالدار انہیں مل گیا تو یہ سابق عاشق سے آنکھیں چرانے لگتے ہیں اور بعض اوقات اس سے پیچھا چھڑانے کے لیے اس کو زہر کھلا کر ہلاک کر دیتے ہیں۔

۶) اگر وہ محبوب مر گیا تو آپ اس کو جلد سے جلد قبرستان کے حوالے کر دیتے ہیں اور اگر آپ پہلے مر گئے تو وہ معشوق آپ کی لاش سے متنفر ہو جائے گا اور اگر دونوں میں سے کسی ایک کا بھی حسن زائل ہو گیا تو سارا عشق رفو چکر ہو جاتا ہے، کیسی عارضی محبت ہے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف، حصہ سوم، صفحہ:۳۴ پر ایک حدیث پاک نقل کی ہے ۔ اَحْبِبْ مَنْ شِئْتَ فَاِنَّکَ مُفَارِقُہٗ [۲۰] تم جس سے چاہو محبت کر لو ایک دن اس سے جدا ہونے والے ہو۔

۷) اور دستور العمل کے باقی تمام مذکورہ اعمال کو پابندی سے کرتا رہے رفتہ رفتہ تقاضے گھٹتے جائیں گے اور یہ تمنا نہ کرے کہ تقاضے بالکل ہی ختم ہو جائیں مطلوب صرف اتنا ہے کہ تقاضے اتنے مغلوب اور کمزور ہو جائیں جو باآسانی قابو میں آجائیں اور مذکورہ طریقوں پر عمل کرنے سے ایک دن ان شاء اللہ تعالیٰ نفس قابو میں آجائے گا اور غیر اللہ کی محبت سے نجات حاصل ہو جائے گی اور وہ انعامات قلب وروح کو محسوس ہوں گے جو ہر وقت روح پر وجد طاری رکھیں گے اور قلب کو ایسا سکون عطا ہو گا جو بادشاہوں نے خواب میں بھی نہیں دیکھا اور ایسا معلوم ہو گا کہ کوئی دوزخی زندگی جنتی زندگی سے تبدیل ہو گئی۔

نیم جاں بستاند و صد جاں دہد
انچہ در وہمت نیا ید آں دہد

ترجمہ: اللہ تعالیٰ مجاہدات میں صرف آدھی جان لیتے ہیں لیکن اس کے بدلہ میں سینکڑوں جانیں عطا کرتے ہیں اور باطن کو ایسی نعمتیں عطا فرماتے ہیں جو تمہارے وہم و گمان میں نہیں آسکتیں۔

اَب دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ اس دستور العمل کو رذائل نفس سے خلاصی کا اپنے بندوں کے لیے بہترین ذریعہ بنادیں اور غیر اللہ کے علائق سے نجات عطا فرمادیں اور اس خدمت کو شرف قبول عطا فرمائیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

---

[۲۰] شعب الایمان للبیہقی:۱۳/۱۲۵(۱۰۰۵۷)،باب الزھد وقصر الامل،مکتبۃ الرشد

ولی اللہ بنانے والے چار اعمال

تعلیم فرمودہ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

چار اعمال ایسے ہیں کہ جو ان پر عمل کرے گا مرنے سے پہلے ان شاء اللہ تعالیٰ ولی اللہ بن کر دنیا سے جائے گا۔ نفس پر جبر کر کے اللہ کو خوش کرنے کے لیے جو مندرجہ ذیل اعمال کرے گا اس کو پورے دین پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا اور وہ اللہ کا ولی ہو جائے گا:

۱) ایک مٹھی داڑھی رکھنا

بخاری شریف کی حدیث ہے:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ

ترجمہ: مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ اور حضرت ابنِ عمر جب حج یا عمرہ کرتے تھے تو اپنی داڑھی کو اپنی مٹھی میں پکڑ لیتے تھے پس جو مٹھی سے زائد ہوتی تھی اس کو کاٹ دیتے تھے۔

بخاری شریف کی دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰى

ترجمہ: مونچھوں کو خوب باریک کتراؤ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

پس ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے۔ جس طرح وتر کی نماز واجب ہے، عید الفطر کی نماز واجب ہے، بقرہ عید کی نماز واجب ہے اسی طرح ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے اور چاروں اماموں کا اس پر اجماع ہے، کسی امام کا اس میں اختلاف نہیں۔ علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں:

اَمَّا اَخْذُ اللِّحْیَۃِ وَھِیَ مَا دُوْنَ الْقَبْضَۃِ کَمَا یَفْعَلُہٗ بَعْضُ الْمَغَارِبَۃِ وَمُخَنَّثَۃُ الرِّجَالِ فَلَمْ یُبِحْہُ اَحَدٌ

ترجمہ: داڑھی کا کتر انا جبکہ وہ ایک مٹھی سے کم ہو جیسا کہ بعض اہلِ مغرب اور ہیجڑے لوگ کرتے ہیں کسی کے نزدیک جائز نہیں۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بہشتی زیور جلد ۱۱، صفحہ ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ داڑھی کا منڈانا یا ایک مٹھی سے کم پر کترانا دونوں حرام ہیں اور داڑھی داڑھ سے ہے اس لیے ٹھوڑی کے نیچے سے بھی ایک مٹھی ہونی چاہیے اور چہرے کے دائیں اور بائیں طرف سے بھی ایک مٹھی ہونا چاہیے یعنی تینوں طرف سے ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے۔ بعض لوگ سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے تو ایک مٹھی رکھ لیتے ہیں لیکن چہرے کے دائیں اور بائیں طرف سے کترا دیتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ داڑھی تینوں طرف سے ایک مٹھی رکھنا واجب ہے اگر ایک طرف سے بھی ایک مٹھی سے چاول برابر کم یعنی ذرا سی بھی کم ہو گی تو ایسا کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

۲) ٹخنے کھلے رکھنا

پاجامہ، شلوار، لنگی، جبہ اور اوپر سے آنے والے ہر لباس سے ٹخنوں کو ڈھانپنا مردوں کے لیے حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے:

مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ

ترجمہ: ازار (پاجامہ، لنگی، شلوار، کرتہ، عمامہ، چادر وغیرہ) سے ٹخنوں کا جو حصہ چھپے گا دوزخ میں جائے گا۔

معلوم ہوا کہ مردوں کے لیے ٹخنے چھپانا کبیرہ گناہ ہے کیوں کہ صغیرہ گناہ پر دوزخ کی وعید نہیں آتی۔

۳) نگاہوں کی حفاظت کرنا

اس معاملے میں آج کل عام غفلت ہے۔ بد نظری کو لوگ گناہ ہی نہیں سمجھتے حالاں کہ

نگاہوں کی حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں دیا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

ترجمہ: اے نبی! آپ ایمان والوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی بعض نگاہوں کی حفاظت کریں۔

یعنی نا محرم لڑکیوں اور عورتوں کو نہ دیکھیں۔ اسی طرح بے داڑھی مونچھ والے لڑکوں کو نہ دیکھیں یا اگر داڑھی مونچھ آبھی گئی ہے لیکن ان کی طرف میلان ہوتا ہے تو ان کی طرف بھی دیکھنا حرام ہے۔ غرض اس کا معیار یہ ہے کہ جن شکلوں کی طرف دیکھنے سے نفس کو حرام مزہ آئے ایسی شکلوں کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ حفاظتِ نظر اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں عورتوں کو الگ حکم دیا يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، جبکہ نماز روزہ اور دوسرے احکام میں عورتوں کو الگ سے حکم نہیں دیا گیا بلکہ مردوں کو حکم دیا گیا اور عورتیں تابع ہونے کی حیثیت سے ان احکام میں شامل ہیں۔

اور بخاری شریف کی حدیث ہے:

زِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ

ترجمہ: آنکھوں کا زنا ہے نظر بازی۔

نظر باز اور زناکار اللہ کی ولایت کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا جب تک کہ اس فعل سے سچی توبہ نہ کرے۔ اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے:

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بد نظری کرنے والے پر
اور جو خود کو بد نظری کے لیے پیش کرے۔

پس ناظر اور منظور دونوں پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بددُعا فرمائی ہے۔ بزرگوں کی بددعا سے ڈرنے والے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے ڈریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے صدقے ہی میں بزرگی ملتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی حسین پر نظر پڑجائے تو فوراً ہٹالو ایک لمحہ کو اس پر نہ رُکنے دو۔ پس قرآنِ پاک کی مندرجہ بالا آیاتِ مبارکہ اور

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بد نظری کرنے والے کو تین بُرے القاب ملتے ہیں:

۱)... اللہ ورسول کا نافرمان ۲)... آنکھوں کا زناکار ۳)... ملعون

۴) قلب کی حفاظت کرنا

نظر کی حفاظت کے ساتھ دل کی بھی حفاظت ضروری ہے۔ بعض لوگ نگاہِ چشمی کی تو حفاظت کرلیتے ہیں لیکن نگاہِ قلبی کی حفاظت نہیں کرتے یعنی آنکھوں کی تو حفاظت کرلیتے ہیں لیکن دل کی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتے اور دل میں حسین شکلوں کا خیال لاکر حرام مزہ لیتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ یہ بھی حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

یَعۡلَمُ خَآئِنَۃَ الۡاَعۡیُنِ وَمَا تُخۡفِی الصُّدُوۡرُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کی چوری کو
اور تمہارے دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

ماضی کے گناہوں کے خیالات کا آنا بُرا نہیں لانا بُرا ہے۔ اگر گندا خیال آجائے تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں لیکن خیال آنے کے بعد اس میں مشغول ہوجانا یا پرانے گناہوں کو یاد کرکے اس سے مزہ لینا یا آئندہ گناہوں کی اسکیمیں بنانا یا حسینوں کا خیال دل میں لانا یہ سب حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں اور ان حرام کاموں سے بچائیں جس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے بچنا آسان ہوجائے گا۔

مذکورہ بالا اعمال پر توفیق کے لیے چار تسبیحات

مذکورہ بالا چار حرام کاموں سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل چار وظائف ہیں جن کے پڑھنے سے روح میں طاقت آئے گی اور جب روح طاقت ور ہوجائے گی تو گناہوں سے بچنا آسان ہوجائے گا۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) اَللّٰہ اَللّٰہ پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) استغفار کی پڑھیں۔ ایک تسبیح دُرود شریف کی (۱۰۰ بار)۔

بدنظری یعنی نامحرموں کو شہوت کی نظر سے دیکھنا اور اس سے لذت حاصل کرنا اس قدر غلیظ اور ناپاک بیماری ہے جو انسان کی زندگی سے پاکیزگی ختم کر کے اسے نجاست اور غلاظت کے کنویں میں پھینک دیتی ہے۔ بدنظری شہوت کے تمام گناہوں کی پہلی منزل ہے، باقی سارے گناہ اسی راستے سے ہو کر گزرتے ہیں۔ بدنظری کرنے والے کے تین برے القابات ہیں: ۱) اللہ تعالیٰ کا نافرمان ۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ۳) ملعون۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی قدم پر انسان کو تنبیہ فرما دی اور نگاہوں کو نیچی رکھنے کا حکم دیا۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے مجدد غضِ بصر بنایا تھا۔ آپ نے اپنے رسالے "بدنظری اور عشق مجازی کی تباہ کاریاں اور اُن کا علاج" میں بدنظری سے ہونے والے ایسے نقصانات بیان کیے ہیں جن کے اثرات اور تباہ کاریاں تحریر کے دائرے میں نہیں لائی جاسکتیں۔ اسی لیے انہوں نے نہایت درد بھرے دل سے نظر کی حفاظت کے مضامین نئے نئے اور منفرد انداز سے بیان فرمائے ہیں تاکہ امت زندگی میں زہر گھولنے والی اس بیماری سے نجات حاصل کر کے عافیت اور چین بھری زندگی گزار سکے۔

www.khanqah.org

ناشر

کتب خانہ مظہری